4 مالیاتی پالیسی اور سرکاری قرضہ

4.1 عمومی جائزہ

ٹیکس وصولی میں ہونے والی تیز رفتار بحالی نے مالی سال 18ء کی پہلی سہ ماہی کے دوران مالیاتی خسارہ محدود رکھنے میں مدد دی۔ م س 18ء کی پہلی سہ ماہی کے دوران مالیاتی خسارہ جی ڈی پی کا 1.2 فیصد درج کیا گیا جو م س 17ء کی پہلی سہ ماہی کے 1.4 فیصد سے کم ہے (**شکل 4.1**)۔ بنیادی توازن، جس میں سودی ادائیگیاں شامل نہیں ہوتیں، گذشتہ سال کی پہلی سہ ماہی کے خسارے 1.0 فیصد سے بہتر ہو کر م س 18ء کی پہلی سہ ماہی میں قدرے فاضل ہو گیا۔ محاصل کا توازن یعنی مجموعی محاصل اور اخراجاتِ جاریہ کے درمیان فرق بھی کم ہو کر م س 18ء کی پہلی سہ ماہی کے دوران جی ڈی پی کے 0.6 فیصد کے برابر ہو گیا جبکہ گذشتہ سال کی پہلی سہ ماہی میں یہ جی ڈی پی کے 0.7 فیصد کے برابر رہا تھا۔ بنیادی توازن میں بہتری حکومت کی قرض گیری کی استعداد کو ظاہر کرتی ہے جبکہ محاصل کی کم رقم سے یہ ظاہر ہے کہ حکومت اپنے آپریشنل اخراجات پورے کرنے کی صلاحیت رکھتی ہے۔ ثانی الذکر یہ بھی ظاہر کرتی ہے کہ محاصل کی وصولی میں نمو، اخراجاتِ جاریہ کی نمو سے بہتر رہی۔

شکل 4.1 : مالیاتی توازن کے اظہار یے (فیصدی جی ڈی پی)

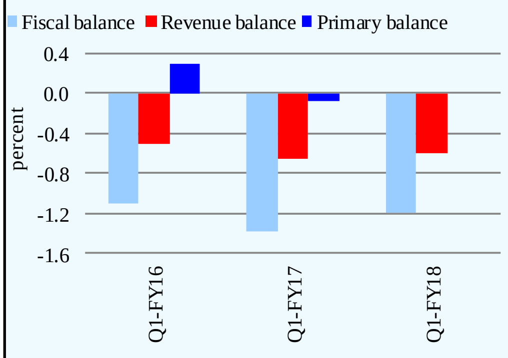

Data Source: Ministry of Finance

م س 18ء کی پہلی سہ ماہی کے دوران محاصل کی وصولی میں 18.9 فیصد نمو ہوئی جبکہ گذشتہ سال اس میں 8.0 فیصد کی ہوئی تھی (**جدول 4.1**)۔ محاصل کی وصولی میں ہونے والی اس بحالی میں نمایاں ایف بی آر کی ٹیکس وصولی تھی جو 22.0 فیصد بڑھی۔ زیرِ جائزہ عرصے کے دوران ایف بی آر کی ٹیکس وصولی میں یہ نمو گذشتہ پانچ سال کی نہ صرف بلند ترین نمو ہے بلکہ وسیع البنیاد بھی ہے۔ بالواسطہ اور بلا واسطہ دونوں ٹیکس وصولیوں میں 20 فیصد سے زائد اضافہ دیکھا گیا۔ ٹیکس وصولی میں اس بحالی کی بنا پر ایف بی آر م س 18ء کی پہلی سہ ماہی کے دوران ری فنڈ کی جانے والی رقم 51.4 ارب روپے یعنی دگنی کرنے کے قابل ہوا جبکہ گذشتہ سال اسی مدت میں یہ صرف 25.9 ارب روپے تھی۔

اخراجات میں نمو اگرچہ محاصل کی وصولی سے سست رہی تاہم یہ گذشتہ سال سے نمایاں طور پر بلند رہی۔ یہ امر حیرت انگیز نہیں ہے کہ دفاع، انتظامِ عامہ اور امورِ سلامتی، سودی ادائیگیوں، ماحولیاتی تحفظ وغیرہ پر بلند اخراجات کی بنا پر اخراجاتِ جاریہ زیادہ تیزی سے بڑھے۔

جدول 4.1: مالیاتی کارروائیوں کا خلاصہ

ارب روپے

		حقیقی		فیصد جی ڈی پی	
	بجٹ م س18ء	پہلی سہ ماہی م س 17ء	پہلی سہ ماہی م س 18ء	پہلی سہ ماہی م س17ء	پہلی سہ ماہی م س18ء
الف۔ مجموعی محاصل	6,167.2	862.2	1,025.0	2.7	2.9
ٹیکس محاصل	4,912.5	750.7	911.0	2.4	2.5
غیر ٹیکس محاصل	1,254.7	111.6	113.7	0.4	0.3
ب۔ مجموعی اخراجات	7,646.8	1,300.1	1,465.9	4.1	4.1
جاریہ	5,393.9	1,070.7	1,240.5	3.4	3.5
سودی ادائیگیاں	1,363.0	414.3	445.4	1.3	1.2
ترقیاتی	2,265.2	191.1	220.5	0.6	0.6
خالص قرض گاری	-12.3	-0.3	0.9	0.0	0.0
ج۔ شماریاتی تفرق	0.0	38.6	4.0	0.1	0.0
مالیاتی توازن (الف-ب-ج)	-1,479.6	-437.9	-440.9	-1.4	-1.2
محاصل کا توازن	773.3	-208.5	-215.5	-0.7	-0.6
بنیادی توازن	-116.6	-23.6	4.4	-0.1	0.0
مالکاری	1,479.5	437.9	440.8	1.4	1.2
بیرونی ذرائع	511.4	68.8	7.9	0.2	0.0
ملکی ذرائع	968.1	369.1	432.9	1.2	1.2
بینک	390.1	299.7	408.0	0.9	1.1
غیر بینک	528.0	69.3	24.5	0.2	0.1
نجکاری	50.0	0.0	0.0	0.0	0.0
نمو					
مجموعی محاصل		-8.0	18.9		
ٹیکس محاصل		3.8	21.4		
غیر ٹیکس محاصل		-47.7	1.9		
مجموعی اخراجات		2.8	12.8		
جاریہ		-1.3	15.9		
ترقیاتی		12.4	15.4		

ماخذ: وزارتِ خزانہ

ماضی کے مشاہدے سے ثابت ہوتا ہے کہ انتخابی سال میں اخراجاتِ جاریہ بڑھ جاتے ہیں (**شکل 4.2**)۔ دوسری طرف، انتخابات سے قبل اور بعد کے برسوں میں ترقیاتی اخراجات میں کچھ تیزی آجاتی ہے۔ تاہم اس سال میزانی اہداف برائے م س 18ء کے پیشِ نظر ترقیاتی

اخراجات م س17ء سے مزید بڑھنے کی توقع ہے۔ م س18ء کی پہلی سہ ماہی کے اعداد و شمار سے معلوم ہوتا ہے کہ ترقیاتی اخراجات میں رجحانات مزید مستحکم ہوئے، م س17ء کی اسی مدت کے دوران 12.4 فیصد نمو ہوئی تھی اور اب 15.6 فیصد نمو ہوئی۔

مالیاتی خسارے کی مالکاری کے لیے حکومت نے بینکوں سے قرض گیری پر بھاری انحصار کیا، م س18ء کی پہلی سہ ماہی کے دوران مالیاتی خسارے کا تقریباً 93 فیصد بینکوں نے پورا کیا۔ ایک فرق یہ سامنے آیا کہ زیرِ جائزہ عرصے کے دوران اسٹیٹ بینک اور جدولی بینکوں نے مساوی قرضہ دیا، جبکہ گذشتہ سال صورتِ حال مختلف تھی، تب حکومت نے اسٹیٹ بینک سے قرضہ نہ صرف مالیاتی خسارہ پورا کرنے کے لیے، بلکہ جدولی بینکوں کو قرضہ واپس کرنے کے لیے بھی لیا تھا۔ م س18ء کی پہلی سہ ماہی کے دوران غیر بینک قرضہ کم ہو کر 24.5 ارب روپے رہ گیا جبکہ گذشتہ سال پہلی سہ ماہی میں یہ 69.3 ارب روپے تھا۔ اسی طرح بیرونی قرضہ صرف 7.9 ارب روپے رہا جبکہ م س17ء کی پہلی سہ ماہی کے دوران یہ 68.8 ارب روپے تھا۔

شکل 4.2 : مالیاتی اخراجات کی نمو پر انتخابات کا اثر (فیصد میں)

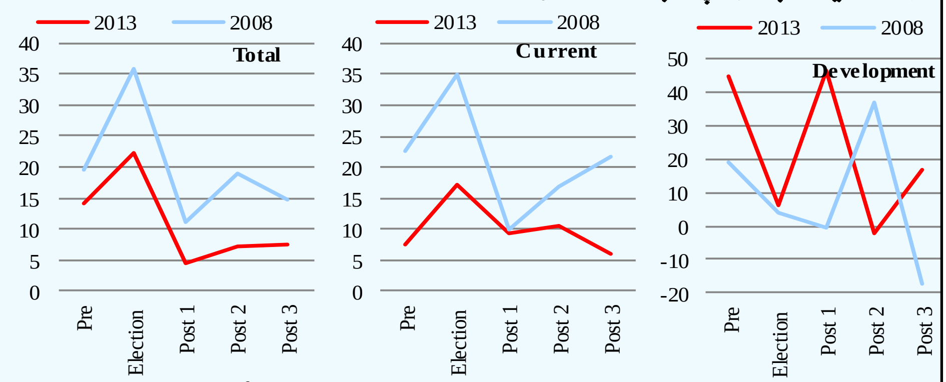

Data Source: Ministry of Finance

اسی طرح، م س17ء کی پہلی سہ ماہی کے دوران مجموعی قرضہ بنیادی طور پر ملکی قرضے میں اضافے کی بنا پر بڑھا، جبکہ بیرونی مالکاری میں کمی سے قطع نظر بیرونی قرضہ بھی بڑھا۔ بیرونی قرضے میں اس اضافے کا ایک سبب امریکی ڈالر کے مقابلے میں بین الاقوامی کرنسیوں کی قدر میں ہونے والا اضافہ بھی تھا۔

4.2 محاصل

محاصل کی مجموعی وصولی تیزی سے بحال ہوئی، م س18ء کی پہلی سہ ماہی کے دوران اس میں 18.9 فیصد نمو ہوئی جبکہ گذشتہ سال کی اسی مدت میں 8.0 فیصد کمی واقع ہوئی تھی۔ اس بحالی میں بنیادی کردار ٹیکس محاصل میں تیز رفتار بحالی کا تھا جو ودہولڈنگ ٹیکس اور تجارت

سے متعلق ٹیکسوں پر زیادہ توجہ دینے سے، اور ٹیکس ترغیبات / رعایتوں کو معقول بنانے سے بڑھے جبکہ گذشتہ سال انہوں نے ٹیکس وصولی کو متاثر کیا تھا۔[1] غیر ٹیکس محاصل میں بھی معقول بحالی ہوئی۔

ایف بی آر ٹیکس

م س18ء کی پہلی سہ ماہی کے دوران ٹیکس وصولی میں بنیادی طور پر اضافہ ایف بی آر کی ٹیکس وصولی میں 22.0 فیصد اضافے کی بنا پر ہوا جو مجموعی (وفاقی اور صوبائی) ٹیکس وصولی کا تقریباً 84 فیصد بنتا ہے، جبکہ گذشتہ سال کی اسی مدت میں اس کی نمو 6.3 فیصد رہی تھی (**جدول 4.2**)۔ ایف بی آر کی ٹیکس وصولی میں یہ تیز رفتار اضافہ وسیع البنیاد بھی تھا جس میں بالواسطہ اور براہِ راست دونوں ٹیکسوں میں 20 فیصد سے زائد اضافہ ہوا۔ اس زبردست نمو سے ایف بی آر کہیں زیادہ رقم ری فنڈ کرنے قابل ہوا جو م س18ء کی پہلی سہ ماہی کے دوران تقریباً دگنی ہو کر 51.4 ارب روپے ہو گئی جبکہ گذشتہ سال اس مدت میں صرف 26 ارب روپے رہی تھی۔

براہ راست ٹیکسوں میں رضاکارانہ ادائیگیاں، جن کا تناسب 22 فیصد ہے، 16.9 فیصد کی رفتار سے بڑھیں۔ یہ اضافہ اس لحاظ سے قابلِ ذکر ہے کہ کارپوریٹ انکم ٹیکس کی شرح 31 فیصد سے کم کر کے 30 فیصد کر دی گئی، اور بینک کی نفع یابی میں بھی م س18ء کے دوران 36.6 فیصد تخفیف ہوئی۔[2] اس سے پتہ چلتا ہے کہ بینکوں سے قطع نظر، کارپوریٹ شعبے کی نفع یابی م س18ء کی پہلی سہ ماہی کے دوران خاصی بہتر ہوئی ہو گی۔ عند الطلب وصولیاں تقریباً 40 فیصد بڑھیں جس سے م س17ء کے دوران متعارف کرائے گئے رسک بیسڈ آڈٹ کے نتائج کی بڑی حد تک عکاسی ہوتی ہے (**جدول 4.3**)۔[3]

براہ راست ٹیکسوں میں 74 فیصد تناسب کے حامل ود ہولڈنگ ٹیکسوں میں م س18ء کی پہلی سہ ماہی کے دوران 18.0 فیصد نمو ہوئی۔ اس نمو میں زیادہ بڑا حصہ کنٹریکٹ سے ہونے والی وصولیوں میں 25.0 فیصد اضافے کی بنا پر تھا جو ترقیاتی منصوبوں کی بڑھتی ہوئی رفتار اور نجی کنٹریکٹروں کو ان کی حوالگی کی عکاسی کرتا ہے۔[4] ود ہولڈنگ ٹیکس کو دوسرا بڑا تعاون بیرونی تجارت سے وصولی میں 14.8 فیصد اضافے

[1] محاصل کی کارکردگی کی تلافی کے لیے ایف بی آر نے بعض ٹیکس ترغیبات کو معقول بنایا، مثلاً: (i) برآمدی نوعیت کے پانچ شعبوں کی خردہ فروخت پر سیلز ٹیکس 5 فیصد سے بڑھا کر 6 فیصد کر دیا گیا، (ii) کمرشل فیبر کس کی درآمد پر 6 فیصد سیلز ٹیکس لگا دیا گیا، جو پہلے نہیں لگا تھا، (iii) 2500 سی سی سے اوپر کی ہائبرڈ الیکٹرک گاڑیوں پر رعایتی ڈیوٹی ہٹالی گئی، اور (iv) رجسٹرڈ سیلز پرسنز کو فروخت کرنے والے مینوفیکچررز کو 3 فیصد ٹیکس کریڈٹ بھی ہٹالیا گیا۔

[2] بینکوں کا جو منافع پہلی سہ ماہی م س17ء میں 71 ارب روپے تھا، پہلی سہ ماہی م س18ء میں 45 ارب روپے رہ گیا۔ اس کا بڑا سبب ایک بڑے بینک کی طرف سے ایک غیر ملکی ریگولیٹر کو تصفیے کی یک بارگی ادائیگی ہے۔

[3] ایف بی آر نے اپنی نظر ثانی شدہ آڈٹ پالیسی کے ذریعے رسک بیسڈ آڈٹ متعارف کرایا ہے جو اس لنک پر موجود ہے :
http://download1.fbr.gov.pk/Docs/201713151156763TaxpayersAuditPolicy2016.pdf

[4] سی پیک اور انفراسٹرکچر سے متعلق منصوبوں کی موجودہ رفتار بھی اس رجحان کی وضاحت کرتی ہے۔

سے ملا جس میں بنیادی اثر م س 18ء کی پہلی سہ ماہی کے دوران درآمدات 25.0 فیصد بڑھنے کا تھا۔ مزید برآں، م س 18ء کے بجٹ میں نظرِ ثانی کے بعد ٹیکس کی شرح 12.5 فیصد سے 15 فیصد کر دی گئی، چنانچہ م س 18ء کی پہلی سہ ماہی کے دوران منافع منقسمہ سے وصولی میں 25.7 فیصد اضافہ ہو گیا۔

یہاں یہ بات قابلِ ذکر ہے کہ دستاویزیت میں اضافے اور تفرقی (differential) ٹیکس کے ذریعے ٹیکس کی بنیاد بڑھانے کی کوششیں ٹیکس محاصل میں اضافے کا سبب بنی ہیں۔ ان کوششوں میں اضافے کے طور پر یہ اقدام بھی کیا جاسکتا ہے کہ لوگوں کو رضاکارانہ طور پر انکم ٹیکس ریٹرن فائل کرنے اور ٹیکس ادا کرنے کی ترغیب دی جائے۔ اس سلسلے میں پاکستان ترقی یافتہ اور ابھرتی ہوئی معیشتوں کے حالیہ تجربات سے سیکھ سکتا ہے (**خصوصی سیکشن 3**)۔

جیسا کہ پہلے بتایا جاچکا ہے، بالواسطہ ٹیکسوں میں بھی تیزی سے بحالی ہوئی اور م س 18ء کی پہلی سہ ماہی کے دوران اُن میں 22.5 فیصد نمو ہوئی جبکہ گذشتہ سال اس عرصے میں صرف 3.6 فیصد نمو ہوئی تھی۔ بالواسطہ ٹیکسوں کے تینوں اجزا– سیلز ٹیکس، کسٹم ڈیوٹی اور ایف ای

جدول 4.2: ایف بی آر کی ٹیکس وصولی

ارب روپے

	ارب روپے			فیصد نمو	
	بجٹ م س 18ء	پہلی سہ ماہی م س 17ء	پہلی سہ ماہی م س 18ء	پہلی سہ ماہی م س 17ء	پہلی سہ ماہی م س 18ء
براہِ راست ٹیکس	1594.9	233.7	282.9	-2.5	21.0
بالواسطہ ٹیکس	2418.1	393.4	482.1	12.2	22.5
کسٹم ڈیوٹی	581.4	100.9	128.9	26.7	27.8
سیلز ٹیکس	1605.2	261.5	314.4	7.4	20.2
فیڈرل ایکسائز ڈیوٹی	231.5	31.1	38.8	13.0	25.0
مجموعی ٹیکس	**4013.0**	**627.1**	**765.0**	**6.3**	**22.0**

ماخذ: فیڈرل بورڈ آف ریونیو

ڈی – نے اس شاندار نمو میں اپنا حصہ ڈالا ہے۔ سیلز ٹیکس نے، جو بالواسطہ ٹیکسوں میں 74 فیصد تناسب اور ایف بی آر کے مجموعی ٹیکسوں میں 41 فیصد تناسب کا حامل ہے، طاقتور نمو دکھائی جس کا سبب بین الاقوامی منڈی میں تیل کے بلند نرخوں کی ملکی قیمتوں میں منتقلی ہے۔

پیٹرولیم مصنوعات سے سیلز ٹیکس کی وصولی 43.6 فیصد بڑھ گئی جس کا سبب محصول بحساب قیمت کے نظام کے تحت درآمد اور ملکی فروخت دونوں مرحلوں پر نمایاں حصے کی ادائیگی ہے (**شکل 4.3**)[6,5] م س 18ء کی پہلی سہ ماہی کے دوران پیٹرولیم مصنوعات سیلز ٹیکس کا اہم ذریعہ رہیں، سیلز ٹیکس کے مجموعی محاصل میں ان کا حصہ تقریباً 36 فیصد رہا۔ برقی توانائی ملکی سیلز ٹیکس وصولی کا دوسرا بڑا حصہ دار رہا۔ اس کے اسباب یہ تھے کہ توانائی کی رسد بہتر رہی اور لوہے اور فولاد کے شعبے سے بلند محاصل ملے، کیونکہ یہ شعبہ استعمال ہونے والی بجلی کی بنیاد پر سیلز ٹیکس ادا کرنے کا ذمہ دار ہوتا ہے۔[7]

جدول 4.3: براہِ راست ٹیکسوں کی تفصیل

ارب روپے

	ارب روپے		
	پہلی سہ ماہی م س 17ء	پہلی سہ ماہی م س 18ء	نمو (فیصد)
I۔ عندالطلب وصولی	**8.2**	**11.4**	**39.4**
II۔ رضاکارانہ ادائیگی	**56.7**	**66.3**	**16.9**
III۔ ودہولڈنگ ٹیکس	**190.3**	**224.6**	**18.0**
درآمدات اور برآمدات	49.9	57.3	14.8
معاہدات	45.4	57.0	25.7
تنخواہ	20.8	26.7	28.5
سود اور تمسکات	10.8	9.8	-9.1
رقم کی وصولی	6.8	7.1	5.6
منافع منقسمہ	6.4	9.8	53.9
بجلی کے بل	5.4	5.9	9.4
ٹیلی فون	12.2	12.1	-1.0
دیگر	32.7	36.5	11.8
مجموعی (I+II+III)	**255.1**	**300.0**	**17.6**
واپسی	19.1	19.9	4.5
مجموعی براہِ راست ٹیکس	**233.7**	**282.9**	**21.0**

*: یہ تفصیل عبوری اعداد و شمار پر مبنی ہے، ممکن ہے کہ اعداد جدول 4.2 کے مطابق نہ ہوں۔

ماخذ: فیڈرل بورڈ آف ریونیو

اسی طرح کسٹم ڈیوٹی کی وصولی میں بھی م س 18ء کی پہلی سہ ماہی کے دوران 27.8 فیصد کا تیز رفتار اضافہ دیکھا گیا، جبکہ گذشتہ سال اسی مدت میں 26.7 فیصد اضافہ ہوا تھا۔ بجلی اور انفراسٹرکچر کے منصوبوں پر جاری کام کے تناظر میں اشیائے سرمایہ اور صارفی اشیا کی درآمد میں مسلسل اضافے، اور وسعت پذیر معیشت میں آمدنی کی بڑھتی ہوئی سطح کو اس کی وجہ قرار دیا جاسکتا ہے۔ علاوہ ازیں فنانس ایکٹ 18-2017ء میں غیر ضروری اشیا کی درآمد پر ریگولیٹری ڈیوٹی میں اضافے نے بھی کسٹم ڈیوٹی کی زائد وصولی میں اپنا حصہ ڈالا (**شکل 4.4**)۔[9,8]

[5] محصول بحساب قیمت کسی جنس کی دی گئی مالیت پر مبنی ہوتا ہے، چنانچہ بلند مالیت کا مطلب ہوتا ہے بلند ٹیکس وصولی۔

[6] م س 17ء میں پیٹرول کے بین الاقوامی نرخوں میں اضافے کو حکومت نے زیادہ تر خود برداشت کیا تاکہ ملکی قیمتیں مستحکم رہیں اور زراعت اور برآمدات کی صنعتوں کو ریلیف دیا جائے۔

[7] م س 18ء کے لیے استعمال شدہ بجلی کی سیلز ٹیکس کی شرح برائے لوہا اور فولاد نظر ثانی کے بعد بڑھا کر 10.5 روپے فی یونٹ کی گئی تھی، گذشتہ شرح 9 روپے فی یونٹ تھی۔

[8] م س 18ء کی پہلی سہ ماہی میں درآمدات کی مالیت 25 فیصد بڑھ گئی ہے۔

[9] فنانس بل مالی سال 18ء کے ذریعے 565 غیر ضروری اشیا پر یکم جولائی 2017ء سے 5 تا 15 فیصد تک ریگولیٹری ڈیوٹی عائد کی گئی ہے / بڑھائی گئی ہے۔

کسٹم ڈیوٹی کی مجموعی وصولی میں گاڑیوں سے ڈیوٹی کی وصولی کا تناسب تقریباً 54 فیصد بنتا ہے، گاڑیوں سے ڈیوٹی کی وصولی 57.7 فیصد بڑھ گئی جس کا سبب گاڑیوں کی درآمد میں اضافہ بھی ہے اور اُن کے ڈیوٹی اسٹرکچر پر ہونے والی نظر ثانی بھی۔[10] اس کے علاوہ اکتوبر 2017ء میں حکومت نے غیر ضروری اشیا پر ریگولیٹری ڈیوٹی مزید بڑھادی جس کے دہرے مقاصد تھے، پہلا ملکی صنعت کو تحفظ دینا، اور دوسرا بیرونی شعبے کا عدم توازن درست کرنا۔[11] توقع ہے کہ اس اقدام سے غیر ضروری اشیا کی درآمد کی کسی حد تک حوصلہ شکنی ہوگی اور اضافی محاصل بھی ملیں گے۔[12]

انفرا اسٹرکچر مصنوعات کے جاری استعمال اور پائیدار صارفی اشیا کا ملکی استعمال بڑھنے سے فیڈرل ایکسائز ڈیوٹی کی وصولی میں اضافہ ہو گیا۔ خاص طور پر سیمنٹ کا شعبہ ایف ای ڈی کی مجموعی وصولی میں تقریباً ایک چوتھائی کا حصہ دار ہے، تعمیرات اور سی پیک کے تحت بجلی اور انفرا اسٹرکچر منصوبوں پر کام کے سبب سیمنٹ کی بلند طلب کی بنا پر اس سے حاصل ہونے والی ایف ای ڈی تیزی سے بڑھ گئی۔ سیمنٹ پر ڈیوٹی بڑھانے سے اس وصولی کو اضافی مہمیز ملی (**شکل 4.5**)۔[13] اس کے علاوہ م س 18ء کی پہلی سہ ماہی کے دوران سگریٹ سے ایف ای ڈی کی وصولی تیزی سے بڑھی جس کی وجہ یہ تھی کہ اسمگل شدہ اور جعلی برانڈز کے خلاف انتظامی اقدامات کے ساتھ ساتھ ڈیوٹی کے اسٹرکچر پر بھی نظر ثانی کی گئی جس سے سگریٹ کی پیداوار بحال ہو گئی۔[14] اسی طرح خوردنی تیل کی پیداوار میں اضافے نے بھی مثبت اثر ڈالا۔

شکل 4.3 : سیلز ٹیکس کی ملکی وصولی کی نمو میں حصہ

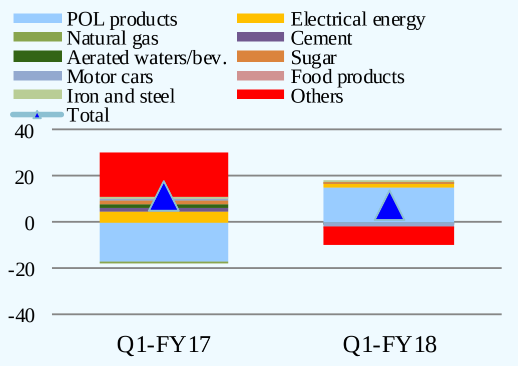

Data Source: Federal Board of Revenue

---

[10] لگژری گاڑیوں کی درآمد پر ریگولیٹری ڈیوٹی کے نفاذ کے علاوہ 2500 سی سی سے زائد ہائبرڈ گاڑیوں کی درآمد پر رعایتی ڈیوٹی بھی م س 18ء کے بجٹ میں واپس لے لی گئی تھی۔

[11] متعدد غیر ضروری اشیا پر ریگولیٹری ڈیوٹی نافذ کرنے / بڑھانے کی غرض سے ایف بی آر نے 16 اکتوبر 2017ء کو ایس آر او 2017 (I)1035 جاری کیا۔

[12] حکومت نے بعض رعایتیں / استثنیٰ وفاقی بجٹ م س 18ء میں واپس لے لیے۔ نیز، بہت سی غیر ضروری اشیا کی درآمد کی روک تھام کے لیے ان پر ریگولیٹری ڈیوٹی بڑھادی گئی ہے۔

[13] فنانس بل مالی سال 18ء کے تحت سیمنٹ کی پیداوار پر فیڈرل ایکسائز ڈیوٹی یکم جولائی 2017ء سے ایک روپے فی کلو گرام سے بڑھا کر 1.25 روپے فی کلو گرام کر دی گئی۔ نیز، م س 18ء کی پہلی سہ ماہی کے دوران سیمنٹ کی پیداوار میں 20 فیصد سے زائد اضافہ ہوا۔

[14] ایف بی آر نے ایک ہزار سگریٹ کے ایک پیک پر یکم جولائی 2017ء سے تین سطح والا ڈیوٹی اسٹرکچر متعارف کرایا: (i) اگر قیمت 4500 روپے سے زائد ہو تو 3740 روپے، (ii) اگر قیمت 2900 اور 4500 روپے کے درمیان ہو تو 1670 روپے، اور (iii) اگر قیمت 2900 روپے سے کم ہو تو 800 روپے۔ نیز، ایف بی آر نے دستاویزی شکل دینے میں بہتری حاصل کی، مینوفیکچررز کو تمباکو کی فروخت پر مالیت کا 5 فیصد ودہولڈنگ ٹیکس متعارف کرایا گیا۔

غیر ٹیکس محاصل

م س 18ء کی پہلی سہ ماہی کے دوران غیر ٹیکس محاصل میں 1.9 فیصد کا واجبی اضافہ ہوا جبکہ م س 17ء کی پہلی سہ ماہی کے دوران 47.7 فیصد کمی واقع ہوئی تھی۔ اتحادی سپورٹ فنڈ کی غیر موجودگی میں غیر ٹیکس محاصل کو بڑی حد تک سہارا اسٹیٹ بینک اور پی ٹی اے کے منافع، اور پاسپورٹ فیس سے وصولی سے ملا (**جدول 4.4**)۔ خام تیل پر ملنے والا ڈسکاؤنٹ اور خام تیل پر غیر متوقع لیوی گذشتہ برس کی سطح کے قریب رہی، کیونکہ تیل کی عالمی قیمتوں میں اضافے نے کم پیداوار کے اثرات کو کسی حد تک زائل کر دیا۔ تاہم منافع منقسمہ سے آمدنی میں کمی کا تسلسل سرکاری شعبے کے اداروں کو ہونے والے خسارے کی بنا پر برقرار رہا۔ تیل اور گیس کے نئے ذخائر کی تلاش / پیداوار بڑھنے کے باوجود تیل اور گیس پر رائلٹی کم ہوگئی۔

شکل 4.4 : پہلی سہ ماہی کے دوران کسٹم ڈیوٹی وصولی

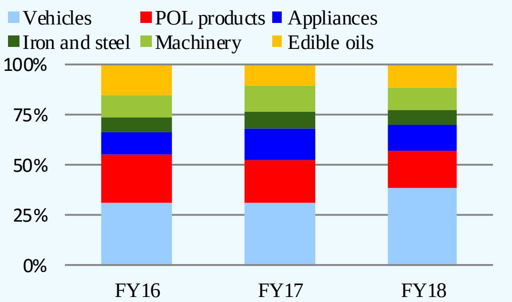

Data Source: Federal Board of Revenue

4.3 اخراجات

م س 18ء کی پہلی سہ ماہی کے دوران مجموعی مالیاتی اخراجات 15.9 فیصد بڑھ گئے جبکہ گذشتہ مالی سال کی اسی مدت میں 0.6 فیصد کا واجبی اضافہ ہوا تھا۔[15] م س 18ء کی پہلی سہ ماہی کے دوران اخراجاتِ جاریہ اور ترقیاتی اخراجات میں بالترتیب 15.9 فیصد اور 15.4 فیصد اضافہ ہوا۔ وفاق کے اخراجاتِ جاریہ میں 11.7 فیصد نمو ہوئی جبکہ صوبائی اخراجاتِ جاریہ زیادہ تیزی سے یعنی 25.9 فیصد بڑھے (**جدول 4.5**)۔

وفاقی اخراجاتِ جاریہ میں دفاعی اخراجات م س 18ء کی پہلی سہ ماہی کے دوران 20.1 فیصد بڑھے جبکہ گذشتہ سال کی اسی مدت میں 4.0 فیصد بڑھے تھے۔ اس اضافے کا سبب سی پیک سے متعلق سیکورٹی اور ملک میں سلامتی کی صورتحال بہتر بنانے کے لیے دیگر آپریشنز پر اخراجات ہیں۔

[15] اگر مجموعی اخراجات میں شماریاتی فرق کو شامل کیا جائے تو زیرِ جائزہ عرصے میں اخراجات میں نمو تھوڑی معتدل ہو کر 12.8 فیصد رہ جائے گی، جیسا کہ سیکشن 4.1 میں بتایا گیا ہے کیونکہ اِس سال یہ فرق کم رہا ہے۔

اس کے علاوہ م س 18ء کی پہلی سہ ماہی کے دوران سودی ادائیگیاں بھی 7.5 فیصد بڑھ گئیں جبکہ گذشتہ سال کی پہلی سہ ماہی میں 0.4 فیصد کی معمولی کمی واقع ہوئی تھی۔ تاہم جی ڈی پی کے لحاظ سے جو سودی ادائیگیاں م س 17ء کی پہلی سہ ماہی کے دوران 1.3 فیصد تھیں وہ رواں مالی سال کی پہلی سہ ماہی میں بلحاظ جی ڈی پی 1.2 فیصد رہ گئیں۔

شکل 4.5 : پہلی سہ ماہی میں ایف ای ڈی کی نمو میں حصہ

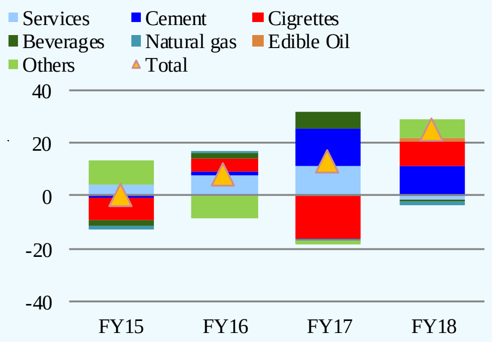

Data Source: Federal Board of Revenue

سودی ادائیگیوں میں اضافے کا سبب دو عوامل کا معکوس ہونا تھا جس نے گذشتہ سال کی سودی ادائیگیوں کو ماند کر دیا۔ پہلا، گرتی ہوئی شرح سود کا فائدہ اب دستیاب نہیں ہے کیونکہ شرح سود بڑی حد تک گذشتہ سال کی سطح کے آس پاس ہی مستحکم رہی۔ تاہم ملکی قرضہ اکٹھا ہوتا رہا۔ اس کے نتیجے میں حکومت کو سودی ادائیگیوں پر 24.9 ارب روپے خرچ کرنا پڑے (**شکل 4.6**)۔

دوسرے، امریکی ڈالر کے مقابلے میں کرنسیوں، خصوصاً جاپانی ین کے استحکام سے گذشتہ سال بیرونی قرضوں پر سودی ادائیگیوں میں فائدہ ہوا تھا۔ تاہم اِس سال کرنسی کی حرکیات تبدیل ہوگئیں۔ خاص طور پر امریکی ڈالر ایس ڈی آر اور یورو کے مقابلے میں کمزور ہوا۔ مزید بر آں، بیرونی تجارتی قرضوں پر سودی ادائیگی بڑھ گئی۔ چنانچہ م س 18ء کی پہلی سہ ماہی کے دوران بیرونی قرضے پر سودی ادائیگی میں 6.2 ارب روپے (28.8 فیصد) اضافہ ہوگیا۔

جدول 4.4: غیر ٹیکس محاصل

ارب روپے

	بجٹ م س 18ء	حقیقی	
		پہلی سہ ماہی م س 17ء	پہلی سہ ماہی م س 18ء
مارک اپ (سرکاری شعبے کے ادارے اور دیگر)	96.0	0.8	0.6
منافع منقسمہ	93.3	5.0	0.4
اسٹیٹ بینک کا منافع	260.0	39.4	45.0
دفاع (بشمول اتحادی سپورٹ فنڈ)	141.8	1.7	2.7
پوسٹ آفس / پی ٹی اے کا منافع	11.3	0.1	5.4
گیس اور تیل پر رائلٹی	58.5	14.3	13.0
پاسپورٹ اور دیگر فیس	28.0	2.7	4.2
خام تیل پر حاصل ڈسکاؤنٹ	10.0	2.1	2.1
خام تیل پر اتفاقی لیوی	8.0	0.3	0.4
دیگر*	547.8	45.4	40.0
مجموعی غیر ٹیکس محاصل	**1254.7**	**111.6**	**113.7**

* دیگر میں وفاقی اور صوبائی حکومت کی طرف سے غیر ٹیکس وصولیاں شامل ہیں۔ مثال کے طور پر پہلی سہ ماہی م س 18ء کے دوران 40.0 ارب روپے کی غیر ٹیکس وصولیوں میں صوبوں کی طرف سے 27.3 ارب روپے اور وفاقی حکومت کی طرف سے 12.7 ارب روپے شامل ہیں۔

ماخذ: وزارت خزانہ

جدول 4.5: مالیاتی اخراجات کا تجزیہ

ارب روپے

	حقیقی		نمو	
	پہلی سہ ماہی م س17ء	پہلی سہ ماہی م س18ء	م س17ء	م س18ء
اخراجاتِ جاریہ	**1,070.7**	**1,240.5**	**-1.3**	**15.9**
وفاقی	757.8	846.4	-1.4	11.7
جس میں سے				
سودی ادائیگی	414.3	445.4	-0.4	7.5
دفاع	151.5	181.9	4.0	20.1
امن عامہ اور سلامتی	24.0	27.9	10.5	16.2
دیگر	168.0	191.2	-9.1	13.8
صوبائی	312.9	394.1	-1.3	25.9
ترقیاتی اخراجات	**191.1**	**220.5**	**12.4**	**15.4**
سرکاری شعبے کا ترقیاتی پروگرام	167.1	195.6	14.2	17.0
وفاقی	64.1	100.2	-10.1	56.3
صوبائی	103.0	95.4	37.2	-7.4
دیگر (بشمول بینظیر انکم سپورٹ پروگرام)	24.0	24.9	1.6	3.9
خالص قرض گاری	-0.3	0.9	-77.2	-454.4
مجموعہ (ماسوائے شماریاتی تفرق)	**1261.6**	**1461.9**	**0.6**	**15.9**

ماخذ: وزارتِ خزانہ

وفاقی اور صوبائی مجموعی ترقیاتی اخراجات میں نمو کا بڑا سبب وفاق کا سرکاری شعبے کا ترقیاتی پروگرام تھا جس سے م س 18ء کی پہلی سہ ماہی کے دوران 56.3 فیصد نمو ہوئی۔ وفاق کے سرکاری شعبے کے ترقیاتی پروگرام کے تحت رقوم کا اجرا زیرِ جائزہ عرصے کے دوران 100.2 ارب روپے تک جا پہنچا جبکہ گذشتہ سال کے اسی عرصے میں 64.1 ارب روپے ہوا تھا۔ اس کے برعکس صوبائی ترقیاتی اخراجات م س 17ء کی پہلی سہ ماہی کے دوران 103.0 ارب روپے تھے جو م س 18ء کی پہلی سہ ماہی میں 7.4 فیصد کمی سے 95.4 ارب روپے رہ گئے۔

4.4 صوبائی مالیاتی سرگرمیاں

م س 18ء کی پہلی سہ ماہی کے دوران صوبوں نے 86.2 ارب روپے کا مجموعی فاضل جمع کیا جبکہ گذشتہ سال کی اسی مدت میں یہ رقم 108.5 ارب روپے تھی۔ حالیہ فاضل رقم 347.3 ارب روپے کے سالانہ ہدف کا ایک چوتھائی ہے، اور یہ بیشتر بلوچستان سے آئی ہے، جس کے بعد پنجاب کی باری ہے (**شکل 4.7**)۔ صوبائی فاضل رقم میں حالیہ کمی م س 18ء کی پہلی سہ ماہی کے دوران صوبائی محاصل میں سست نمو اور صوبائی اخراجات میں اضافے کی بنا پر ہوئی (**جدول 4.6**)۔

صوبائی محاصل

مجموعی صوبائی محاصل م س 18ء کی پہلی سہ ماہی کے دوران 9.0 فیصد کی نسبتاً سست رفتار سے بڑھے جبکہ گذشتہ سال اسی مدت میں انہوں نے 36.5 فیصد نمو حاصل کی تھی۔ حالیہ سست روی کی وجہ بالترتیب وفاقی محاصل کے صوبائی حصے میں سست نمو اور وفاقی قرضوں اور منتقلیوں میں کمی تھی (**جدول 4.6**)۔

اس سے قطع نظر، صوبوں کے اپنے محاصل کی وصولی میں م س 18ء کی پہلی سہ ماہی کے دوران نمایاں بہتری آئی اور گذشتہ سال کی پہلی سہ ماہی کے مقابلے میں اِس سال 43.7 فیصد نمو حاصل ہوئی۔ سہ ماہی وار تجزیے سے پتہ چلتا ہے کہ محاصل کی وصولی میں بڑی مدات خدمات پر جنرل سیلز ٹیکس (جی ایس ٹی ایس) اور جائیداد ٹیکس ہیں (**شکل 4.8** اور **4.9**)۔[16] تاہم صوبوں کے غیر ٹیکس محاصل جو گذشتہ سال کی پہلی سہ ماہی میں سست نمو حاصل کر سکے تھے، اِس بار بحال ہو گئے۔

صوبائی اخراجات

م س 18ء کی پہلی سہ ماہی کے دوران صوبائی اخراجات میں 17.6 فیصد اضافہ ہوا جو گذشتہ سال کی اسی مدت میں 6.1 فیصد تھا۔ حالیہ اضافے میں زیادہ حصہ اخراجاتِ جاریہ میں 25.7 فیصد اضافے کا تھا۔ دوسری طرف، ترقیاتی اخراجات 7.4 فیصد گر گئے جبکہ گذشتہ تین سال سے ان میں متواتر اضافہ ہو رہا تھا۔

شکل 4.6 : سودی ادائیگیاں

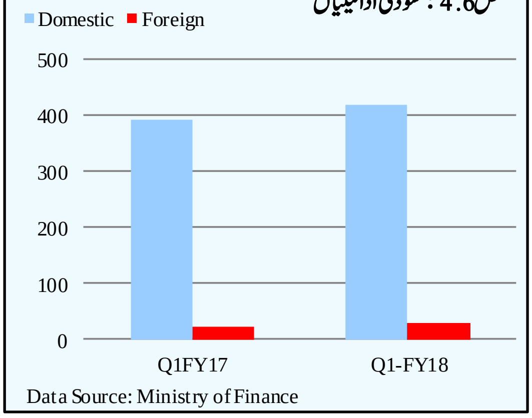

حالیہ برسوں کے رجحان کے برعکس، صوبائی اخراجاتِ جاریہ بڑھے جبکہ ترقیاتی اخراجات کم ہوئے (شکل 4.10)۔ ممکن ہے کہ وفاقی محاصل سے پست وصولیوں کے سبب صوبائی ترقیاتی اخراجات متاثر ہوئے ہوں۔

صوبہ وار تجزیے سے معلوم ہوتا ہے کہ اخراجاتِ جاریہ میں صوبوں نے ماحولیاتی تحفظ، امنِ عامہ اور سلامتی کے امور، تفریح، ثقافت، ہاؤسنگ اور بنیادی سہولتوں اور عمومی خدمات پر ماضی کے مقابلے میں زیادہ اخراجات کیے۔

[16] دراصل پنجاب میں، ماسوائے لاہور، کیپٹل ویلیو ٹیکس (سی وی ٹی) [2 فیصد] اور پراپرٹی رجسٹریشن ٹیکس (3 فیصد) کو یکم جولائی 2017ء سے ضم کر دیا گیا ہے۔ اس اقدام سے م س 18ء کی پہلی سہ ماہی کے دوران پنجاب میں پراپرٹی ٹیکس وصولی کو بہتر بنانے میں مدد ملی۔ حوالہ: اعلامیہ نمبر (I) 1000 ST / 2017-3839 مجریہ 22 جون 2017ء

4.5 سرکاری قرضہ

سرکاری قرضہ جمع ہونے کی رفتار م س18ء کی پہلی سہ ماہی کے دوران سست پڑ گئی اور صرف 3.0 فیصد رہی جبکہ گذشتہ سال کی اسی مدت میں یہ 4.4 فیصد رہی تھی۔ سرکاری قرضے کا حجم مطلق معنوں میں آخر ستمبر 2017ء تک 22.0 ٹریلین روپے تک جا پہنچا جبکہ آخر جون 2017ء تک یہ 21.4 ٹریلین روپے تھا (**جدول 4.8**)۔ سرکاری قرضے میں حکومتی قرضہ آخر ستمبر 2017ء تک بڑھ کر 20.2 ٹریلین روپے ہو گیا، جو آخر جون 2017ء پر 19.6 ٹریلین روپے تھا۔ اگرچہ بیرونی قرضہ بھی بڑھا تاہم بیشتر اضافہ ملکی قرض گیری سے آیا۔

سہ ماہی کے دوران خالص بیرونی مالکاری کے پست رہنے سے قطع نظر، بیرونی قرضہ بڑھنے کی وجہ کرنسی میں ردوبدل کی بنا پر خسارے کی باز قدر پیمائی تھی جو تقریباً 438.4 ملین ڈالر رہی۔ اس کے علاوہ اِس اضافے میں چین سے سرکاری قرض گیری، اور کثیر جہتی ڈونرز کی طرف سے اجرا کا بھی بڑا حصہ تھا۔ جہاں تک ملکی قرضے کا تعلق ہے، اس میں نمو اسٹیٹ بینک اور کمرشل بینکوں دونوں سے سرکاری قرض گیری کی بنا پر ہوئی۔

شکل 4.7 : جولائی تا ستمبر م س18ء کے دوران صوبوں کی فاضل رقم

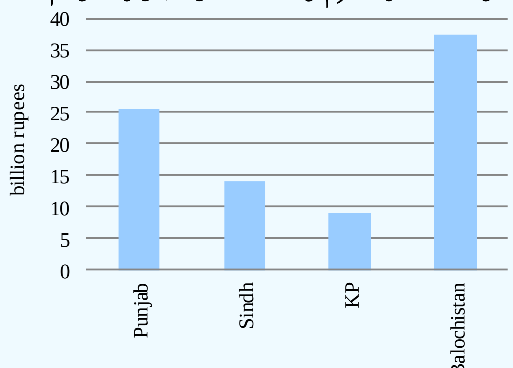

Data Source: Ministry of Finance

ملکی قرضہ

م س17ء کی پہلی سہ ماہی کے برعکس جب مالیاتی خسارے کی جزوی مالکاری بیرونی قرض گیری سے کی گئی، م س18ء کی اِس مدت میں مالکاری کا تمام بوجھ ملکی ذرائع پر آ پڑا۔ اس کے ساتھ ساتھ میزانی خسارہ (نامیہ معنوں میں) بھی بلند رہا۔ تاہم ملکی قرضہ اکٹھا ہونے کی رفتار سست پڑ گئی: م س18ء کی پہلی سہ ماہی کے دوران 526.3 ارب روپے اضافہ ہوا جبکہ گذشتہ سال 759.8 ارب روپے اضافہ ہوا تھا۔ اس کی وجہ یہ ہے کہ م س17ء کی پہلی سہ ماہی کے دوران حکومت نے اپنی مالکاری ضروریات سے زائد قرضہ لیا اور اپنے ڈپازٹ بینکوں میں محفوظ رکھے (**شکل 4.11**)۔

عرصیت کے ڈھانچے کے لحاظ سے حکومت نے بیشتر قلیل مدتی (اسٹیٹ بینک اور جدولی بینکوں دونوں سے) وثیقہ جات سے اپنی قرض گیری کی ضروریات پوری کیں، جس کے باعث م س18ء کی پہلی سہ ماہی کے دوران عرصیت پوری کرنے والے پی آئی بیز کی واپسی میں

مد دملی (**شکل 4.12**)۔[17] درحقیقت رواں قرضے کے وثیقہ جات کے اجرا سے سرکاری قرض گیری 1.0 ٹریلین روپے بھی عبور کرگئی، جو کہ ملکی قرضے میں ہونے والے مجموعی اضافے کا تقریباً دگنا ہے۔ اس میں سے ٹی بلوں کے ذریعے جدولی بینکوں سے سرکاری قرض گیری 745.9 ارب روپے ہے جبکہ اسٹیٹ بینک سے 271.9 ارب روپے قرضہ لیا گیا۔

جدول 4.6: جولائی تا ستمبر کے دوران صوبائی مالیاتی کارروائیاں

ارب روپے

	پنجاب	سندھ	خیبر پختونخوا	بلوچستان	مجموعہ	نمو
م س 18ء						
الف۔ مجموعی محاصل	254.3	153.1	72.1	65.1	544.6	9.0
وفاقی محاصل میں صوبوں کا حصہ	200.7	106.2	66.3	55.5	428.7	2.9
صوبائی محاصل (I+II)	58.0	41.8	6.5	7.9	114.2	43.7
I۔ ٹیکس	45.0	36.0	4.0	1.8	86.9	34.9
II۔ غیر ٹیکس محاصل	13.0	5.8	2.5	6.1	27.4	81.8
وفاقی قرضے اور رقم کی منتقلی	-4.4	5.0	-0.7	1.7	1.7	-53.8
ب۔ مجموعی اخراجات	248.6	139.2	66.6	38.7	493.0	17.6
جاریہ	182.9	119.9	56.8	38.0	397.6	25.8
ترقیاتی	65.7	19.3	9.8	0.7	95.4	-7.4
فرق (الف-ب)	5.7	13.9	5.6	26.5	51.6	-35.9
مالکاری * (مجموعی توازن)	**-25.7**	**-14.1**	**-9.1**	**-37.4**	**-86.2**	**-20.6**
م س 17ء						
الف۔ مجموعی محاصل	242.4	134.6	66.9	55.8	499.7	36.5
وفاقی محاصل میں صوبوں کا حصہ	194.5	104.7	65.2	52.0	416.5	44.2
صوبائی محاصل (I+II)	46.9	27.2	3.1	2.3	79.4	7.2
I۔ ٹیکس	36.0	25.8	1.4	1.3	64.4	8.8
II۔ غیر ٹیکس محاصل	10.9	1.4	1.7	1.0	15.0	1.0
وفاقی قرضے اور رقم کی منتقلی	1.0	2.5	-1.4	1.5	3.7	23.1
ب۔ مجموعی اخراجات	192.9	102.7	92.5	31.1	419.2	6.1
جاریہ	139.4	78.7	68.3	29.7	316.2	-1.2
ترقیاتی	53.5	23.9	24.2	1.4	103.0	37.2
فرق (الف-ب)	49.4	31.9	-25.6	24.7	80.5	-377.3
مالکاری * (مجموعی توازن)	**-2.2**	**-38.8**	**-42.8**	**-24.9**	**-108.5**	**1369.9**

* مالکاری میں منفی علامت کا مطلب فاضل رقم ہے۔

ماخذ: وزارتِ خزانہ اور اسٹیٹ بینک کے تخمینے

[17] م س 18ء کی پہلی سہ ماہی کے دوران پی آئی بیز کی مجموعی عرصیتیں 596.6 ارب روپے تھیں جبکہ گذشتہ سال کی اسی مدت میں یہ 1.4 ٹریلین روپے تھیں۔

کمرشل بینکوں کے نقطہ نظر سے قلیل مدتی تمسکات پُرکشش تھیں کیونکہ انہیں پالیسی ریٹ میں مزید کمی کی توقع نہیں تھی۔ چنانچہ پی آئی بی کی نیلامیوں میں بینکوں نے دلچسپی نہ لی، بلکہ ٹی بل کی نیلامیوں میں انہوں نے بڑھ چڑھ کر حصہ لیا۔ ٹی بلوں میں زیادہ تر پیش کشیں 3 ماہی اور 6 ماہی مدتوں کے لیے آئیں۔ بحیثیت مجموعی پی آئی بیز کے مقابلے میں ٹی بلوں میں کمرشل بینکوں نے کہیں زیادہ رقوم کی پیش کش کی (**جدول 4.9**)۔

م س 18ء کی پہلی سہ ماہی کے دوران حکومت نے عرصیت اور قبل از نیلامی ہدف کے مقابلے میں خاصی زیادہ رقم قبول کی (**جدول 4.9**)۔ پی آئی بی کی نیلامی کے معاملے میں پیش کش کردہ رقم اور قبول شدہ رقم دونوں ہی سہ ماہی کے لیے عرصیت اور ہدف دونوں سے کم رہی۔

اس پیش رفت کے ساتھ ساتھ رواں قرضے کا حصہ آخر ستمبر 2017ء تک بڑھ کر 49.2 فیصد ہو چکا ہے جو جون 2017ء میں 44.1 فیصد تھا (**شکل 4.13**)۔ چنانچہ نو قیمت بندی اور اجرائے ثانی کے خطرات کسی حد تک بڑھ گئے ہیں۔

آخر جون 2017ء کے خطرات کے اظہاریوں کے بارے میں ڈیٹا سے پتہ چلتا ہے کہ ایک سال میں قرضے کی ری فکسنگ اور ایک سال میں قرضے کی عرصیت آخر جون 2016ء کے مقابلے میں پہلے ہی بڑھ چکی ہے۔ تاہم یہ بات قابلِ ذکر ہے کہ یہ قرضے کی وسط مدتی

شکل 4.8 : صوبوں کے اپنے محاصل میں نمو

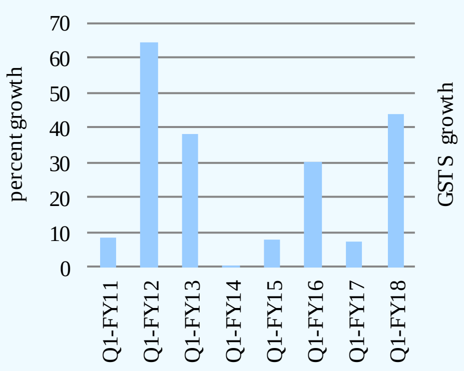

Data Source: Ministry of Finance

شکل 4.9 : م س 18ء کی پہلی سہ ماہی میں صوبوں کے ٹیکس محاصل کے محرکات کی نمو (فیصد میں)

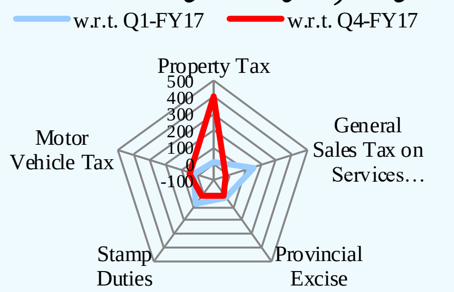

Data Source: Ministry of Finance

حکمتِ عملی (ایم ٹی ڈی ایس) 2016ء تا 2019ء میں تجویز کردہ علامتی حد کے اندر رہیں۔[18]

شکل 4.10 : پہلی سہ ماہی میں صوبائی اخراجات میں نمو

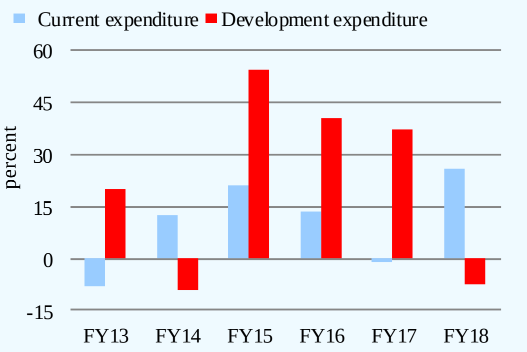

Data Source: Ministry of Finance and SBP Calculations

غیر بینک ذرائع سے سرکاری قرض گیری گذشتہ سال سے کم رہی اور م س 18ء کی پہلی سہ ماہی کے دوران 17.5 ارب روپے رہی جبکہ گذشتہ سال کی اسی مدت میں یہ 62.8 ارب روپے تھی۔

کمرشل بینکوں کی طرح غیر بینک اداروں نے بھی عرصیت پوری کرنے والے پی آئی بیز کی جگہ ٹی بلوں میں سرمایہ لگانے کو ترجیح دی (**جدول 4.10**)۔ قومی بچت کی اسکیموں سے خالص رقم میں کمی بھی جاری رہی جس کا سبب گذشتہ چند برسوں کے دوران پالیسی ریٹ میں تخفیف کے بعد مختلف اسکیموں پر شرح منافع میں کمی ہے۔ تمام بڑی اسکیموں میں رقوم کی آمد کم ہوئی، ماسوائے اسپیشل سیونگ اکاؤنٹس (ایس ایس اے) کے۔

سرکاری بیرونی قرضہ اور واجبات

م س 18ء کی پہلی سہ ماہی کے دوران سرکاری بیرونی قرضہ وواجبات کا حجم 0.9 ارب ڈالر بڑھ کر آخر ستمبر 2017ء کو 67.0 ارب ڈالر تک

جدول 4.8: پاکستان کے سرکاری قرضے کا خاکہ

ارب روپے

	حجم				آمد	
	جون 16ء	ستمبر 16ء	جون 17ء	ستمبر 17ء	م س 17ء	م س 18ء
سرکاری قرضہ	**19,676.6**	**20,542.9**	**21,408.7**	**22,059.8**	**866.3**	**651.2**
ملکی قرضہ	13,625.9	14,385.8	14,849.2	15,375.5	759.8	526.3
سرکاری بیرونی قرضہ	5,417.6	5,515.2	5,918.7	6,029.8	97.5	111.1
آئی ایم ایف سے قرضہ	633.1	642.0	640.8	654.5	8.9	13.8

ماخذ: بینک دولت پاکستان

[18] ملکی قرضے کی ایک سال میں ری فلسنگ جو آخر جون 2016ء کو 52.8 فیصد تھی، آخر جون 2017ء کو بڑھ کر 56.4 فیصد ہوگئی، جبکہ قرضے کی ایک سال میں عرصیت جو آخر جون 2016ء کو 51.9 فیصد تھی، آخر جون 2017ء کو بڑھ کر 55.6 فیصد ہوگئی۔ دونوں اظہاریوں کے لیے ایم ٹی ڈی ایس 19-16ء کی علامتی حدود 50 سے 65 فیصد کے درمیان ہیں۔
(ماخذ: http://finance.gov.pk/Quarterly_Risk_Report_End_June_2017.pdf اور
http://finance.gov.pk/Quarterly_Risk_Report_June_30_2016.pdf)

جا پہنچا(**جدول 4.11**)۔ اس میں زیادہ حصہ چین، کثیر جہتی ڈونرز اور غیر ملکی کمرشل بینکوں سے آنے والی سرکاری قرض گیری کا ہے۔ نیز، اس عرصے کے دوران باز قدر پیمائی کے تقریباً 438.2 ملین ڈالر کے نقصانات نے بھی سرکاری قرضے کا حجم بڑھا دیا۔ دراصل امریکی ڈالر کی قدر یورو اور اسپیشل ڈرائنگ رائٹس کے مقابلے میں بالترتیب 3.5 اور 1.6 فیصد گری، جس سے یورو اور ایس ڈی آر میں گنے جانے والے بیرونی قرضے کی ڈالر میں مالیت بڑھ گئی۔[19]

شکل 4.11 : ملکی قرضے میں تبدیلی

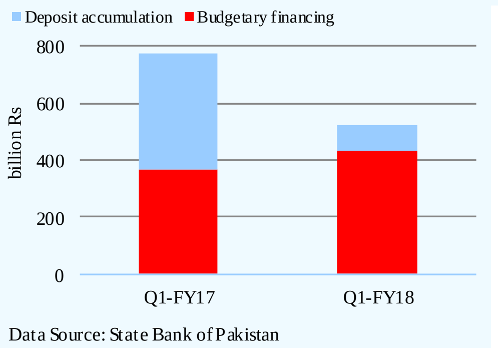

شکل 4.12 : پہلی سہ ماہی میں ملکی قرضے کے اجزائے ترکیبی (بہاؤ)

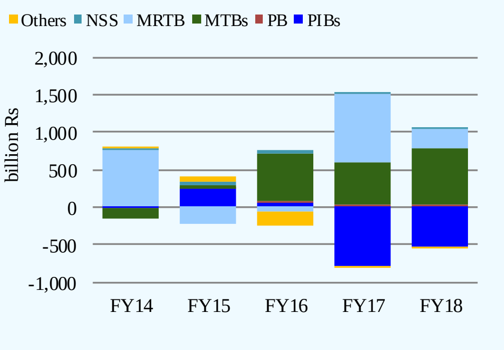

سرکاری بیرونی قرضے کے اجزائے ترکیبی پر نظر ڈالنے سے معلوم ہو گا کہ ستمبر 2017ء تک سرکاری قرضہ 57.2 ارب ڈالر ہے۔ اس میں سے طویل مدتی قرضہ (بنیادی طور پر کثیر جہتی اور پیرس کلب کا) 56.2 ارب ڈالر ہے، جبکہ قلیل مدتی قرضہ صرف 1.0 ارب ڈالر ہے۔ یہاں یہ بات قابلِ ذکر ہے کہ قلیل مدتی قرضہ ستمبر 2017ء میں سال بسال تقریباً 778 ملین ڈالر کم ہو گیا۔ اس کے نتیجے میں زرِ مبادلہ کو خطرہ جو قلیل مدتی قرضہ بلحاظ سرکاری سیال ذخائر کے تناسب سے ناپا جاتا ہے، م س 18ء کی پہلی سہ ماہی کے دوران بہتر ہو گیا۔[20]

رقوم کی مجموعی آمد میں کمی

م س 18ء کی پہلی سہ ماہی کے دوران مجموعی بیرونی رقوم گذشتہ سال کے مقابلے میں 20.6 فیصد کم ہو گئیں۔[21] درپیش بین الاقوامی مالی اداروں سے قرضے منصوبہ جاتی مالکاری کے طور پر ملے جو تعلیم، توانائی، انفراسٹرکچر اور سماجی شعبے کی ترقی کے لیے تھے۔ سہ ماہی کے

---

[19] یورو اور ایس ڈی آر میں گنا جانے والا قرضہ آخر ستمبر 2017ء تک بیرونی قرضے کے حجم کا تقریباً 36 فیصد بنتا ہے۔

[20] قلیل مدتی قرضہ بلحاظ سرکاری سیال ذخائر کا تناسب جون 2016ء میں 31.9 فیصد تھا جو کم ہو کر جون 2017ء میں 27.7 فیصد ہو گیا (ماخذ: http://finance.gov.pk/Quarterly_Risk_Report_End_June_2017.pdf اور (http://finance.gov.pk/Quarterly_Risk_Report_June_30_2016.pdf)

[21] اس بحث میں آئی ایم ایف سے ملنے والی رقوم شامل نہیں ہیں، اور اقتصادی امور ڈویژن کی ویب سائٹ پر دستیاب اعداد و شمار پر مبنی ہے

جدول 4.9: سرکاری تمسکات کی نیلامی کا خاکہ (عرفی مالیت)

ارب روپے

	پہلی سہ ماہی م س17ء			
	پیشکش (مسابقتی)	عرصیت	قبول شدہ	عرصیت نکالنے کے بعد قبول
ایم ٹی بی				
3ماہ	814.5	267.1	410.5	143.4
6ماہ	1,378.4	400.6	863.4	462.8
12ماہ	873.1	510.3	490.1	(20.3)
مجموعہ	**3,066.0**	**1,178.0**	**1,763.9**	**585.9**
پی آئی بی				
3سال	497.5	1,170.8	305.3	(865.6)
5سال	299.7	254.3	217.1	(37.2)
7سال	195.7	2.2	-	(2.2)
10سال		-	124.0	124.0
20سال	2.5			
مجموعہ	**995.4**	**1,427.3**	**646.3**	**(781.0)**

	پہلی سہ ماہی م س18ء			
	پیشکش (مسابقتی)	عرصیت	قبول شدہ	عرصیت نکالنے کے بعد قبول
ایم ٹی بی				
3ماہ	3,501.6	1,800.4	3,463.1	1,662.7
6ماہ	942.8	1,391.0	895.5	(495.5)
12ماہ	66.8	490.1	47.7	(442.4)
مجموعہ	**4,511.2**	**3,681.5**	**4,406.3**	**724.8**
پی آئی بی				
3سال	60.4	376.3	23.4	(353.0)
5سال	18.4	196.4	10.2	(186.2)
7سال	-	-	-	-
10سال	28.5	23.9	22.1	(1.8)
20سال				
مجموعہ	**107.3**	**596.6**	**55.6**	**(541.0)**

ماخذ: اسٹیٹ بینک

دوران مجموعی طور پر آنے والی رقوم م س 18ء کے پورے سال کے ہدف کا صرف 18 فیصد بنتی ہیں۔[22] مقاصد کے لحاظ سے تفصیل پر نظر ڈالی جائے تو پتہ چلتا ہے کہ کمرشل بینکوں سے رقوم زیادہ تر میزانی اعانت کے لیے آئیں، جبکہ چین نے سی پیک کے تحت مختلف انفرا سٹرکچر منصوبوں کے لیے رقوم جاری کیں (**شکل 4.14**)۔

شکل 4.13 : ملکی قرضے کے اجزائے ترکیبی بلحاظ میعاد

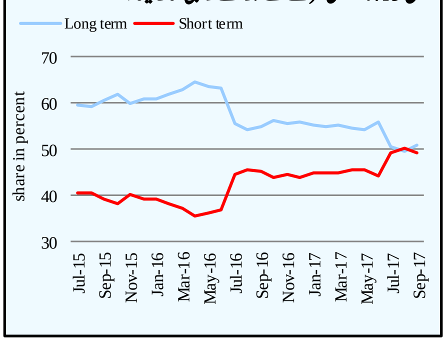

بیرونی قرضے کی واپسی

م س 18ء کی پہلی سہ ماہی کے دوران پاکستان کے بیرونی قرضے کی واپسی گذشتہ سال کی اسی مدت کی نسبت تقریباً60 فیصد بڑھ گئی۔ سہ ماہی کے دوران اصل رقم اور سودی ادائیگیاں دونوں بلند رہیں (**جدول 4.12**)۔ اس کی بڑی وجہ کثیر جہتی اور کمرشل قرضوں کی بلند واپسی تھی جو قرضے کی واپسی کا 80 فیصد بنتی ہے۔

(http://www.ead.gov.pk/pubDetails.aspx)

[22] 18-2017ء کے بجٹ میں یہ بھی ہدف شامل ہے کہ بین الاقوامی سرمایہ منڈی میں یورو/ صکوک بانڈ جاری کر کے ایک ارب ڈالر اکٹھا کیے جائیں گے۔ تاہم نومبر 2017ء میں پاکستان نے ایک ارب ڈالر کے پانچ سالہ صکوک اور 1.5 ارب ڈالر کے دس سالہ یورو بانڈ جاری کیے جن پر شرحِ منافع بالترتیب 625.5 فیصد اور 6.875 فیصد ہے۔

جدول 4.10 : ملکی قرضے کی غیر بینک تحویل میں تبدیلی

ارب روپے

	م س16ء	م س17ء	م س18ء
ٹی بل	16.6	156.0	111.1
دیگر تمسکات	23.0	-153.9	-143.0
قومی بچت اسکیمیں (بشمول پرائز بانڈ)	88.9	60.8	49.5
جس میں سے			
ڈیفنس سیونگ سرٹیفکیٹ	0.6	4.3	0.9
اسپیشل سیونگ سرٹیفکیٹ	7.3	-0.7	-11.7
بہبود سیونگ سرٹیفکیٹ	22.6	18.6	12.8
اسپیشل سیونگ اکاؤنٹ	19.7	8.3	18.5
پرائز بانڈ	35.2	34.8	30.4
مجموعہ	128.4	62.8	17.5

ماخذ: اسٹیٹ بینک

جدول 4.11: سرکاری بیرونی قرضہ وواجبات

ارب ڈالر

	جون17ء	ستمبر17ء	فرق
الف۔ سرکاری قرضہ	56.4	57.2	0.8
جس میں سے			
پیرس کلب	12.0	12.1	0.1
کثیر جہتی	27.6	27.9	0.3
دیگر دوطرفہ	5.8	6.3	0.4
بانڈ	4.8	4.8	0.0
تجارتی قرضے	4.8	4.9	0.1
کثیر جہتی (ایس ٹی)	0.8	0.7	-0.1
ب۔ آئی ایم ایف سے قرضہ	6.1	6.2	0.1
ج۔ بیرونی واجبات	3.6	3.6	0.0
مجموعہ	66.1	67.0	0.9

ماخذ: اسٹیٹ بینک

اصل رقم کے مقابلے میں سودی ادائیگی میں اضافہ بہت کم ہوا۔ اس کا سبب یہ ہے کہ حالیہ برسوں میں سرکاری بیرونی قرض گیری پست شرح پر ہوئی ہے۔ یہ، اور اس کے ساتھ ساتھ برآمدات اور ترسیلاتِ زر میں کچھ بحالی سے توقع ہے کہ مستقبل میں حکومت کی قرضہ واپس کرنے کی استعداد بہتر ہو جائے گی۔[23]

شکل 4.14 : پہلی سہ ماہی میں مجموعی بیرونی اجرا

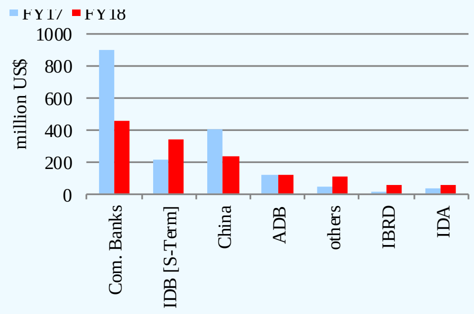

Data Source: Economic Affairs Division

[23] جولائی تا ستمبر م س18ء کے دوران اشیا اور خدمات کی برآمدات میں سال بسال 10.9 فیصد نمو ہوئی جبکہ ایف ای ای گذشتہ سال کی نسبت 6.1 فیصد بڑھ گئی۔

جدول 4.12: جولائی تا ستمبر کے دوران سرکاری بیرونی قرضے کی واپسی

ملین ڈالر

	م س17ء	م س18ء
اصل رقم		
سرکاری قرضہ (الف+ب+ج)	510.6	904.0
الف۔ سرکاری قرضہ	510.6	904.0
پیرس کلب	27.4	25.2
کثیر جہتی	377.4	392.8
دیگر دوطرفہ	105.8	78.1
تجارتی قرضے	0.0	408.0
ب۔ آئی ایم ایف	0.0	0.0
ج۔ زرِمبادلہ کے واجبات	0.0	0.0
سود		
سرکاری قرضہ (الف+ب+ج)	246.3	300.0
الف۔ سرکاری قرضہ	206.0	260.2
پیرس کلب	8.7	8.0
کثیر جہتی	79.9	89.7
دیگر دوطرفہ	64.0	79.4
یورو/صکوک گلوبل بانڈ	32.4	0.1
تجارتی قرضے (ایل ٹی)	6.8	55.7
کثیر جہتی (ایس ٹی)	6.9	27.3
ب۔ آئی ایم ایف	17.3	30.9
ج۔ زرِمبادلہ کے واجبات	23.0	8.9
مجموعہ (اصل رقم + سود)	**757.0**	**1204.0**
یادداشتی اجزا		
قلیل مدتی حکومتی قرضہ		
قرض کی واپسی–اصل رقم	566.7	445.1

ماخذ: اسٹیٹ بینک